OPEN ACCESS
Al-SHARQ
ISSN (Online): 2710-2475
ISSN (Print): 2710-3692
www.alsharqjr.com

Al-SHARQ
Vol: 05, Isue:01, Jan-June 2024, pp:93-100

کنز العمال کا منہج و اسلوب: ایک تجزیاتی مطالعہ

The Methodology and Style of Kanz al-'Amal: An Analytical Study

Usama Sharif
M.Phil Scholar, Department Of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra, KPK
Email: us985481@gmail.com

Ahmed Abdul Malik
M.Phil Scholar, Department Of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra, KPK
Emial: Ahmadajk42@gmail.com

Ihtesham ul Hassan
Islamic Scholar, Jamia Taleem ul Quran, Mansehra,KPK
Email: Ihteshamulhassan2001@gmail.com

Submission: 15-04-2024 Accepted: 15-05-2024 Published:25-06-2024

Abstract

In the 10th century AH , the great sufi scholar of Gujarat , sheikh Ali Muttaqi gaind popularity for their servics in the reformation of society . With his religious knowledge, spiritual insight and bounty, he not only created an impact on Gujarat and India but on the whole muslim world . He also added immense knowledge to the Islamic literature by writing valuable books on Hadith of Holy Prophet (Peace Be Upon Him) , Sufism and other Islamic sciences. One of the most prominent book among all of them is Kanzul-ummal . This great and comprehensive service to the traditions of the Holy Prophet (Peace Be Upon Him) put him on the highest position and curtsying popularity. The present article based on research, the life of the author and the methodology and style of Kanzul-ummal by shaikh Ali Muttaqi Hindi . This researched base analysis encompasses his life and services. The compilation of this research article is accomplished with the consultation of modern and old resources, and the books on this topic .

CC BY

Moreover, a brief analysis of the life of sheikh Ali Muttaqi and introduction of the book Kanzul-ummal is also presented .

***Key Words**: Shaikh Ali Muttaqi Handi, Author, Scholar, Methodology, Style , Kanzul-ummal.*

مصنف کا تعارف

شیخ علی متقی الہندی کا پورا نام علی بن حسام الدین بن عبدالمالک بن قاضی خان ہے۔آپ کا لقب المتقی جبکہ قادری، شاذلی، مدینی، چشتی، صوفیانہ مسلک و مشرب تھا۔ آپ کا آبائی گاؤں ہندوستان کا مشہور علاقہ جونپور ہے۔ آپ کی پیدائش 888ھ/1280ء کو برہان پور (دکن) میں ہوئی. جب آپ کی عمر آٹھ سال ہوئی تو آپ کے والد شیخ حسام الدین آپ کو اس وقت کے ولی کامل حضرت شیخ باجن چشتی برہان پوری کے پاس لے گئے اور وہاں آپ کو داخل کر دیا۔ انہی دنوں میں ان کے والد شیخ حسام الدین کا انتقال ہو گیا، والد کے انتقال کے بعد جوانی میں کچھ عرصہ کے لیے ملازمت اختیار کی اسی دوران عنایت حق اور ہدایت الٰہی کے جذبے نے شیخ علی متقی کو اپنی طرف کھینچا۔

بعد ازاں موصوف نے اپنے شیخ عبدالحکیم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشائخ چشتیہ کی خلافت سنبھالی۔[1] آپ اپنے وقت کے مشہور بزرگ محدث اور عالم دین حضرت شیخ حسام الدین المتقی کی خدمت میں ملتان گئے اور وہاں مسلسل دو سال رہے وہاں ان سے ابتدائی تعلیم حاصل کی ان سے تفسیر بیضاوی بھی پڑھی۔ 1953ھ میں مکہ مکرمہ تشریف لے گئے وہاں شیخ ابوالحسن بکری سے تعلیم حاصل کی۔[2]

شیخ صاحب کے اساتذہ کی ایک طویل فہرست ہے ان میں سے چند ایک شیوخ درجہ ذیل ہیں:

- شیخ بہاؤدین باجن چشتیؒ
- شیخ حسام الدین ملتانیؒ
- شیخ محمد بن محمد سخاویؒ
- شیخ ابوالحسن البکریؒ[3]

آپ کے تلامزہ کی بھی بڑی تعداد ہے جنہوں نے آپ سے ظاہری و باطنی علوم حاصل کیے آپ کے مشہور تلامذہ میں نامور علماء، محدثین، فقہاء اور صوفیائے کرام کی عظیم شخصیات نظر آتی ہیں۔ آپ کا علم و عرفان سے استفادہ کرنے والوں میں زیادہ مشہور تلامذہ یہ ہیں.

- امام ابن حجر الھیتمی المکیؒ
- محدث دیار ہند محمد بن طاہر پٹنی صاحب مجموع بحار الانوارؒ
- شیخ عبدالوہاب المتقی شاذلیؒ
- شیخ رحمۃاللہ سندھیؒ
- قاضی عبداللہ سندھیؒ

احمد آباد میں قیام کے دوران ہی ایک روز " تبیین الطریق " کی تصنیف کا خیال دل میں موجزن ہوا، یہ رسالہ شیخ

موصوف کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ دوسری "مجموعہ حکم الکبیر" ہے یہ بہت جامع کتاب ہے جو کچھ تصوف کی کتابوں میں مذکور ہے[4]۔ حضرت شیخ علی المتقی کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب قابل ذکر ہیں:

- البرهان الجلی فی معرفة الولی[5]
- البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان
- الفصول شرح جامع الاصول
- المواهب العلية فی جمع الحكم القر انية والحديثية
- ارشاد العرفان وعبارة الايمان
- النهج الارم فی ترتيب الحكم
- الوسيلة الفخارة فی سلطة الدنيا والآخرة
- الرق المرقوم فی غايات العلوم
- تلقين الطريق فی السلوك لما الهمه الله سبحانه
- جوامع الكلم فی الموعظ و الحكم
- شؤن المنزلات [6]
- شمائل النبی ﷺ غاية العمال فی سنن الاقوال[7]
- كنزالعمال فی سنن الاقوال و الافعال
- منهج العمال فی سنن الاقوال [8]
- مختصر النهايته[9]
- نعم المعيار والمقياس لمعرفته مر اتب الناس
- هدايته ربی عند فقد المربی[10]

حدیث نبوی ﷺ سے تعلق کا یہ عالم تھا کہ موصوف اس کے درس وتدریس اور سنن واحادیث کی طلب اور جستجو میں ہمہ وقت مصروف عمل رہتے تھے۔ اس سلسلے میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا بیان ہے۔ شیخ متقی زیادہ تر رسالت مآب ﷺ کی سنن واحادیث کی جستجو میں مصروف عمل رہتے تھے قتی کہ زندگی کے آخری لمحات میں جب انسان کو بقضائے عادت بشری چلنا پھرنا اور حرکت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ شیخ موصوف جانکنی کے عالم میں اس مبارک عمل میں مشغول رہے چنانچہ پرواز روح کے وقت تک موصوف نے "جامع الکبیر" کا مطالعہ نہیں چھوڑا۔ [11]

حدیث نبی ﷺ سے قلبی تعلق اور شغف کا یہ عالم تھا کہ وفات سے چند لمحات قبل بھی آپ نے فرمایا: آخری سانس کی نشانی یہ ہے کہ جب تک ہماری شہادت کی انگلی ذکر کے ساتھ حرکت کرتی رہے اور جب انگلی حرکت کرنا چھوڑ دے تو سمجھ لینا کہ روح پرواز کر گئی ہے چنانچہ آخری سانس تک یہی صورت دیکھنے میں آئی کہ شہادت کی انگلی مسلسل حرکت میں تھی دوسرے کسی عضو میں حس وحرکت اور زندگی کا اثر نہیں رہا تھا مگر یہی ایک انگلی تھی کہ جو ذکر الٰہی کے ساتھ اس کی حرکت جاری تھی۔[12]

حضرت شیخ المتقی الہندیؒ کا تقریبا 90 سال کی عمر میں 2 جمادی الاولی 975ھ بروز منگل بوقت طلوع سحر مکہ مکرمہ میں انتقال ہوا[13] اور آپ کو فضیل بن عیاض کی قبر کے سامنے دفن کیا گیا۔[14]

کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال کا تعارف

"کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال" حضرت شیخ علی متقی کا عظیم علمی اور دینی کارنامہ ہے۔ احادیث نبوی کے اس مبسوط جامع اور مقبول و معتمد اول کتاب کو ہر دور میں عظمت و مقبولیت اور شہرت حاصل رہی ہے۔ یہ احادیث نبوی ﷺ کا جامع ترین و عظیم مجموعہ ہے جسے شیخ علی متقی نے علامہ جلال الدین سیوطی کی شہرہ آفاق کتاب "جمع الجوامع" جیسے "الجامع الکبیر" اور "جامع المسانید" کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ فقہی ابواب پر مرتب کیا، جس کے متعلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا بیان ہے۔

"حق بات یہ ہے کہ اس کتاب پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ متقی نے اس میں کیسا کام کیا ہے اور کیا خدمات انجام دی ہیں۔ یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ سنن و احادیث کے معنی اس کے ادراک و ترتیب اور الفاظ کے سمجھنے میں انہیں کیسی بصیرت حاصل تھی۔[15] موصوف مزید لکھتے ہیں: ""بعد ازاں شیخ علی متقی نے اس کا ایک انتخاب کیا جس میں بیشتر مکررات کو حذف کیا جس سے وہ نہایت درجہ واضح کتاب بن گئی ہے"۔[16]

دسویں صدی ہجری کے مشہور محدث شیخ ابوالحسن بکری فرماتے ہیں: "علامہ سیوطی کا عالم پر احسان ہے کہ انہوں نے "جمع الجوامع" میں جیسی عظیم کتاب لکھ کر حدیث نبی ﷺ کے ذخیرے کو یکجا مرتب اور مدون کر کے عظیم خدمت انجام دی۔ جبکہ علامہ شیخ علی المتقی کا علامہ جلال الدین سیوطی پر احسان ہے کہ انہوں نے "کنزالعمال" جیسی مقبول کتاب مدون فرمائی۔[17]

کنزالعمال کا بنیادی ماخذ "جمع الجوامع" حدیث کی مبسوط کتابوں کی جامع ہے۔ اس لیے یہ "جمع الجوامع" میں اور "جمع الکبیر" کے نام سے موسوم ہے۔ بعض قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تالیف کا اغاز ھ904 میں ہوا اور 911ھ تک جو علامہ سیوطی کا سن وفات ہے۔ اس کی ترتیب وتدوین کا کام جاری رہا۔[18]

یہ دو حصوں میں منقسم ہے پہلے حصے میں قولی حدیثوں کو جمع کیا گیا ہے اور دوسرے حصے میں احادیث فعلی وغیرہ کا بیان ہے۔ علامہ سیوطی آغاز مقدمہ میں رقم طراز ہیں۔

"جمع الجوامع" کی قولی حدیثوں کا حصہ جس میں ہر حدیث کے اول لفظ کو حروف تہجی کی ترتیب سے حدیث کو نقل کیا گیا ہے۔ کام تکمیل کو پہنچا تو میں نے باقی حدیثوں کو جو اس شرط سے خالی تھیں یا قول و فعل دونوں کی جامع تھیں یا سبب مراجعت وغیرہ پر مشتمل تھیں انہیں جمع شروع کیا تاکہ یہ کتاب تمام موجود حدیثوں کی جامع بن جائے۔[19] "جمع الجوامع" کی عظمت و اہمیت اور جامعیت و افادیت اپنی جگہ مسلم سہی تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس کی ترتیب ہرگز ایسی نہ تھی جس سے ہر خاص وہ عام کو پورا فائدہ ہو سکتا۔ اس سے وہی حضرات مستفید ہو سکتے تھے اور ہو سکتے ہیں جنہیں متعلقہ حدیث کے راوی کا نام معلوم ہو یا حدیث کا ابتدائی جز یاد ہو اس کے برعکس جنہیں ان باتوں کا علم نہیں وہ کماحق اس کتاب کے استفادے سے قاصر ہیں۔ اس امر کا کماحقہ احساس ان کے معاصر عارف ہندی و مسند حرم شیخ علی المتقی کو ہوا چنانچہ انہوں نے "جمع الجوامع" کو ابواب

فقہ پر مرتب کیا۔[20]

کنزالعمال کی عظمت واہمیت

کتب حدیث میں کنزالعمال کی عظمت واہمیت اور افادیت ہر سطح پر مسلم ہے کتب حدیث میں حضرت شیخ علی متقی کے خلوص دینی جذبے اور اس عظیم کام کی اہمیت کو اس کی شہریت اور مقبولیت کو چار چاند لگائے۔ متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل اس عظیم کتاب کو ذخیرہ حدیث میں جو مقام حاصل ہے وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ "کنزالعمال "اسلامی دنیا سے کئی بار شائع ہو چکی ہے.

یہ پہلی مرتبہ مجلس دائرہ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن سے 1312ھ میں آٹھ ضخیم جلدوں میں مولانا وحید الزمان حیدرآبادی کی تصیح سے شائع کی گئی تھی ھ 1372/1962ء میں مطبع مجلس دائرہ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن سے دوبارہ شائع ہوئی۔ بعد ازاں مؤستہ الرسالہ بیروت سے شیخ بکر حیانی اور صفوۃ السقا کی تحقیق سے ھ1399/ء1979 میں 16 ضخیم جلدوں میں شائع کی گئی۔ اس کے بعد کئی دیگر اداروں سے شائع ہو چکی ہے۔[21] اس سے متعلق ندیم مرعشی اور اسامہ مرعشی نے "کنزالعمال "کا انڈیکس "المرستد الی کنزالعمال فی سنن الاقوال والا فعال" کے نام سے دو ضخیم جلدوں میں تیار کیا تھا جیسے مؤسستہ الرسالہ بیروت نے شائع کیا۔[22]

کنزالعمال کا منہج واسلوب

کنزالعمال حدیث کا ایک عظیم الشان مجموعہ ہے جسے علامہ علی المتقی نے مرتب کیا ہے۔اس کتاب میں احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فقہی ترتیب کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔کتاب کا پورا نام کنزالعمّال فی سنن الاقوال والافعال ہے۔ یہ کافی بڑی کتاب ہے جس کی 18 جلدیں ہیں۔ اور اس میں احادیث کی تعداد 46624 ہے۔کنزالعمال دراصل امام سیوطیؒ کی تین کتب، الجامع الکبیر، الجامع الصغیر اور زیادۃ الجامع کا مجموعہ ہے۔ جسے مؤلف نے فقہی ترتیب پر بغیر کسی کمی بیشی کے مرتب کیا ہوا ہے۔

مؤلف کتاب نے احادیث کی تخریج اور تحقیق میں امام سیوطی کی تخریج و تحقیق پر اعتماد کیا ہے۔اپنے طور سے خود نہ تو احادیث کی تخریج کی ہے نہ تحقیق۔ بلکہ تحقیق کے مسئلہ میں جو سقم اور کمی الجامع الکبیر میں موجود تھا۔ وہ ایسے ہی رہا ہے۔احادیث کی تحقیق میں امام سیوطی نے ایک غیر معیاری اور اُصول محدثین کے خلاف طریقہ اختیار کیا تھا، صاحبِ کتاب نے اسی طریقہ کو اختیار کیا ہے اور تحقیق کے لحاظ سے جو تشنگی اور نقص الجامع الکبیر میں موجود تھا، وہی خامیاں اس کتاب میں بھی موجود ہیں۔

یہ کتاب چونکہ بنیادی طور پر امام سیوطی کی ہے ۔انہوں نے پہلے "الجامع الکبیر" نامی ایک کتاب لکھی ،جس میں تمام احادیث کو جمع فرمایا، (یہ کتاب آج بھی اسی نام سے موجود ہے) اس میں انہوں نے احادیث مبارکہ کو حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب فرمایا۔ قسم الاقوال اور قسم الافعال دونوں کو الگ الگ جمع فرمایا۔ پھر اسی جامع الکبیر کی قسم الاقوال میں سے مختصر احادیث کو منتخب کیا اور "الجامع الصغیر" نامی کتاب لکھ ڈالی۔ پھر کچھ عرصہ بعد "الجامع الصغیر" کا استدراک کرتے ہوئے "زوائد الجامع" نامی کتاب لکھ دی۔ علامہ علاء الدین علی متقی کا کام یہ ہے کہ انہوں نے امام سیوطی کی ان کتب کو فقہی ترتیب پر مرتب کرتے ہوئے "کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال" نامی مجموعہ بصورت یکجا تالیف فرمادیا، جو نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ پر مشتمل ایک عظیم الشان ذخیرہ ہے۔

شیخ علی متقی نے کنزالعمال کو فقہی اسلوب میں مرتب کیا خود شیخ علی متقی کنزالعمال کی فقہی انداز میں تدوین کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

"لکن عاریا عن فوائد جلیلة (منها) ان من اراده ان یکشف منه حدیثا وھوعالم بمفهومه لا یمکنه آلا ان حفظ راس الحدیث ان کانا اولیا اور اسم راویه ان کان فعلیا ومن لا یکون کذلک تعسر علیه ذلک ومنها ان من اراد یحفظ ویطلع علی جمیع احادیث البیع مثلا و احادیث الصلوۃاوالزکوۃ او غیرها ، لم یمکنه ذلک ایضاً ، الا اذا قلب جمیع الکتاب ورقة ورقة وهذا ایضاً عسیر جدا"۔[23]

لیکن "جمع الجوامع" اہم فوائد سے خالی تھی منجملہ ان کے یہ کہ جو کسی حدیث کے مفہوم سے واقف ہو اور وہ اسے تلاش کرنے کا خواہشمند ہو تو اس کے لیے اس متعلقہ حدیث کا نکالنا ممکن نہیں، ہاں اگر اسے اس حدیث قولی کا وہ کلمہ جس کی اسے تلاش ہے یاد ہو یا راوی کا نام اگر وہ حدیث فعلی ہے تو یاد ہو، تو پھر اس کی تلاش مشکل نہیں اور جیسے یہ یاد نہ ہو، اس کے لیے تلاش کرنا بہت مشکل ہے۔ انہی فوائد میں سے یہ ہے کہ جو یہ چاہے کہ خرید وفروخت، نماز یا زکوۃ وغیرہ کی تمام احادیث کا احاطہ کرے اور وہ ان سے واقف ہو تو اس کے لیے بھی یہ ممکن نہیں مگر اس صورت میں کہ وہ بلا شبہ پوری کتاب (اور مکمل جلدوں) کی ورق گردانی کرے اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔

مذکورہ بالا اسباب کی بنا پر شیخ علی متقی نے "جمع الجوامع" کے پہلے حصے "جامع صغیر" کو ابواب فقہ پر مرتب کیا اور اس کا نام منہج العمال فی سنن الاقوال" رکھا۔[24]

بعد ازاں شیخ علی متقی نے زوائد جامع صغیر کو ابواب فقہ پر ترتیب دیا اور اس کا نام "الکمال لمنہج العمال فی سنن الاقوال" رکھا پھر ان دونوں کو یکجا کر کے "غایۃ العمال فی سنن الاقوال" سے موسوم کیا اور جب مؤلف موصوف نے کتاب کا ایک حصہ مکمل کر لیا تو "جمع الجوامع" کا دوسرا حصہ جو فعلی احادیث پر مشتمل تھا مرتب کیا اور پوری کتاب کے ابواب کو "جامع الاصول" کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی پر ترتیب دے کر اس کا نام "کنزالاعمال فی سنن الاقوال والافعال" رکھا اور 957ھ میں گویا پوری کتاب "جمع الجوامع" کو ابواب فقہ پر مرتب کر کے اس سے استفادہ آسان کر دیا۔[25]

نتائج البحث:

۱۔ کنزالعمال میں احادیث کو فقہی مسائل کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ جو اس کتاب کی سب سے نمایاں خصوصیت ہے۔

۲۔ کنزالعمال سے فقہی مسائل پر حدیثی دلائل تلاش کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

۳۔ کنزالعمال میں تقریباً 46624 احادیث موجود ہیں۔

۴۔ کنزالعمال دراصل امام سیوطی کی تین کتب الجامع الکبیر، الجامع الصغیر اور زیادۃ الجامع کا مجموعہ ہے۔

۵۔ مؤلف نے احادیث کی تخریج اور تحقیق میں امام سیوطی کی تخریج و تحقیق پر انحصار کیا ہے۔

۶۔ احادیث کی شرح اور وضاحت کے لیے مختلف فقہی مسائل اور آراء کو پیش کیا گیا ہے۔ جس سے احادیث سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

۷۔ ایک ہی مسئلے پر مختلف روایات کو جمع کر کے ان کا موازنہ کیا گیا ہے۔ جس سے نئے پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔

۸۔احادیث کے حوالے واضح طور پر دیے گئے ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] دہلوی، شیخ عبدالحق محدث، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، مترجم: محمد عبدالحلیم چشتی، ناشر: کراچی ، الرحیم اکیڈمی، سن اشاعت:1998ء، ص:46تا47

[2] دہلوی، شیخ عبدالحق محدث، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، مترجم: محمد عبدالحلیم چشتی، ناشر: کراچی ، الرحیم اکیڈمی، سن اشاعت:1998ء، ص:25

[3] ایضاًاخبار الاخبار۔ص 52

[4] ایضاًص 50:اخبار الاخبار۔ص 58

[5] یہ کتاب فارسی میں ہے۔دیکھیے عبدالحیٔ الحسینی نزھۃالخواطر۔244/4؛عمر رضا کحالۃ۔ معجم المولفین۔59/9 خیر الدین الذرکلی۔الاعلام۔ 4/309.

[6] اس کتاب میں لووی نحوی اور بلاغی بحثیں کی گئی ہیں اردو دائرہ معرف اسلامیہ

[7] حاجی خلیفہ چلبی۔کشف الظنون۔1/597

[8] ابن العماد الحسنبلی۔شذرات الذھب۔8/379

[9] یہ الجزری کی لغت احادیث کا خلاصہ ہے،جس کا نام "النہایۃ فی غریب الحدیث" ہے دیکھیے اردو دائرہ اسلامیہ 18/505

[10] محمد اکرام شیخ،2005ء رود کوتر۔لاہور:ادارہ ثقافت اسلامیہ ص.352

[11] دہلوی، شیخ عبدالحق محدث، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، مترجم: محمد عبدالحلیم چشتی، ناشر: کراچی ، الرحیم اکیڈمی، سن اشاعت:1998ء، ص:61

[12] دہلوی، شیخ عبدالحق محدث، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، مترجم: محمد عبدالحلیم چشتی، ناشر: کراچی ، الرحیم اکیڈمی، سن اشاعت:1998ء، ص:102

[13] مولانا یوسف، مشائخ احمد آباد ناشر: لاہور، مشالا مکتبہ الحرمین ص:365

[14] حدائق الحنفیہ

[15] دہلوی، شیخ عبدالحق محدث، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، مترجم: محمد عبدالحلیم چشتی، ناشر: کراچی ، الرحیم اکیڈمی، سن

اشاعت: 1998ء، ص: 55

[16] حاجی خلیفہ کشف الظنون۔ 597/1: خیر الدین الذرکلی۔ الاعلام 4/409

[17] دہلوی، شیخ عبدالحق محدث، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، مترجم: محمد عبدالحلیم چشتی، ناشر: کراچی، الرحیم اکیڈمی، سن اشاعت: 1998ء، ص: 55

[18] حافظ عبدالحئ الکتانی۔ 1118/2 محمد عبدالحلیم چشتی ص 176

[19] مقدمہ جمع الجوامع بحوالہ کنزالعمال۔ مطبوعہ دکن 1312ھ 1/6 محمد عبدالحلیم چشتی ص 178

[20] دہلوی، شیخ عبدالحق محدث، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، مترجم: محمد عبدالحلیم چشتی، ناشر: کراچی، الرحیم اکیڈمی، سن اشاعت: 1998ء، ص: 178

[21] اس سے متعلق تفصیل کے لیے عبدالجبار عبدالرحمٰن کی کتاب "ذخائر التراث العربی" (مطبوع جامعۃ البصرہ عراق) اور مستشرق یوسف الیان سرکیس کی کتاب "معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ" (مطبوعہ قاہرہ) میں دیکھی جاسکتی ہے۔

[22] دہلوی، شیخ عبدالحق محدث، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، مترجم: محمد عبدالحلیم چشتی، ناشر: کراچی، الرحیم اکیڈمی، سن اشاعت: 1998ء، ص: 192

[23] دہلوی، شیخ عبدالحق محدث، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، مترجم: محمد عبدالحلیم چشتی، ناشر: کراچی، الرحیم اکیڈمی، سن اشاعت: 1998ء، ص: 179 تا 190

[24] ایضاً۔ ص 190

[25] دہلوی، شیخ عبدالحق محدث، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، مترجم: محمد عبدالحلیم چشتی، ناشر: کراچی، الرحیم اکیڈمی، سن اشاعت: 1998ء، ص: 1 تا 2